Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
فون ۳۴۵

روزنامہ
الفضل ربوہ

بروز منگل
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۱۵ ذیقعدہ ۱۳۹۳ھ ۱۱ فتح ۱۳۵۲ ہش ۱۱ دسمبر ۱۹۷۳ء | نمبر ۲۸۱

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۰ فتح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ
احباب حضور کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کیلئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۱۰ فتح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔ شدید سردرد کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے۔
احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپکو صحت کاملہ عطا فرمائے اور تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

مکرم شیخ خلیل الرحمٰن صاحب سیکرٹری ضیافت کراچی کی آنکھ کا اپریشن ہوا ہے وہ ہسپتال میں داخل ہیں احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

عبد المالک خاں ناظر اصلاح و ارشاد

انصار اللہ کی صف دوم کے لئے
نائب صدر کا تقرر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سالانہ اجتماع انصار اللہ مرکزیہ ۱۳۵۲ہش/۱۹۷۳ء کے موقع پر انصار اللہ کی صف دوم کے لئے نائب صدر مقرر کرنے کا ارشاد فرمایا تھا۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب کو ایک سال کے لئے نائب صدر انصار اللہ مقرر فرمایا ہے مجالس مطلع رہیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

وہ غرض جس کیلئے مجھے مبعوث کیا گیا ہی پوری نہیں ہو سکتی جبتک لوگ بار بار یہاں نہ آئیں

ہمیں دوستوں کے آنے سے بڑی راحت پہنچتی ہے اور ذرا بھی بوجھ محسوس نہیں ہوتا

دسمبر ۱۸۹۹ء کے جلسہ سالانہ پر نسبتاً کم لوگ آئے۔ اس پر حضور علیہ السلام نے بہت افسوس کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:۔

(۱) "ہنوز لوگ ہمارے اغراض سے واقف نہیں کہ ہم کیا چاہتے ہیں کہ وہ کیا بن جائیں۔ وہ غرض جو ہم چاہتے ہیں اور جس کے لئے ہمیں خدا تعالیٰ نے مبعوث فرمایا ہے وہ پوری نہیں ہو سکتی جب تک لوگ یہاں بار بار نہ آئیں اور آنے سے ذرا بھی نہ اکتائیں"۔

اور فرمایا:۔

(۲) "جو شخص ایسا خیال کرتا ہے کہ آنے میں اس پہ بوجھ پڑتا ہے یا ایسا سمجھتا ہے کہ یہاں ٹھہرنے میں ہم پر بوجھ ہوگا اُسے ڈرنا چاہیئے کہ وہ شرک میں مبتلا ہے۔ ہمارا تو یہ اعتقاد ہے کہ اگر سارا جہان ہمارا عیال ہو جائے تو ہمارے مہمات کا متکفّل خدا تعالیٰ ہے۔ ہم پہ ذرا بھی بوجھ نہیں۔ ہمیں تو دوستوں کے وجود سے بڑی راحت پہنچتی ہے۔ یہ وسوسہ ہے جسے دلوں سے دُور پھینکنا چاہیئے۔ مَیں نے بعض کو یہ کہتے سُنا ہے کہ ہم یہاں بیٹھ کر کیوں حضرت صاحب کو تکلیف دیں۔ ہم تو نکمّے ہیں، یُوں ہی روٹی بیٹھ کر کیوں توڑا کریں۔ وہ یہ یاد رکھیں۔ یہ شیطانی وسوسہ ہے جو شیطان نے اُن کے دلوں میں ڈالا ہے کہ اُن کے پیر یہاں جمنے نہ پائیں"۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۴۵۵)

چندہ جلسہ سالانہ لازمی چندوں میں سے ہے

بڑھتے ہوئے اخراجات کے پیشِ نظر اس چندہ کی ادائیگی کی طرف خاص توجہ کی جائے

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا اہم ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۷ فتح (۷ دسمبر ۱۹۷۳ء) کے خطبہ جمعہ میں چندہ جلسہ سالانہ کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ چندہ لازمی چندوں میں سے ہے۔ احباب جماعت کو اس چندہ کی وصولی کیلئے خاص کوشش کرنی چاہیئے۔ حضور نے فرمایا بڑھتی ہوئی مہنگائی کے پیش نظر اخراجات میں غیر معمولی طور پہ بہت اضافہ ہو گیا ہے اسلئے ایسے زمیندار احباب کو جن کی آمدنیوں میں نسبتی لحاظ سے اضافہ ہوا ہے اس مد میں زیادہ قربانی پیش کرنی چاہیئے تاکہ جلسہ سالانہ کے بڑھتے ہوئے اخراجات کو پورا کیا جا سکے۔

امید ہے کہ احباب جماعت بالخصوص عہدیداران مال اس چندہ کی وصولی کیلئے خاص کوشش کر کے عند اللہ ماجور ہوں گے۔

(ناظر بیت المال آمد)

پبلشر:۔ مسعود احمد۔ پرنٹر:۔ سید عبد الحی۔ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی، ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۱ فتح ۱۳۵۲ ہش

زندہ قوموں کی ایک بیّن علامت

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں زندہ قوموں کی ایک یہ علامت بیان فرمائی ہے کہ ان کی ہر نئی نسل اپنے سے پہلی نسل کی صحیح معنوں میں قائم مقام بننے کی کوشش میں لگی رہتی ہے۔ جب تک کسی قوم کی نئی نسلوں میں اپنے بڑوں کے قائم مقام بننے کا جذبہ قائم رہتا ہے وہ قوم زندہ رہتی ہے اور جب یہ جذبہ ختم ہو جاتا ہے تو پھر اس کے ساتھ ہی اس قوم کے ختم اور کالعدم ہونے کی طرح ہو جاتی ہے۔ اس نکتہ کو سمجھانے کیلئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مختلف انبیاء کی قوموں اور ان کی آئندہ نسلوں پر ہونے والے انعاموں کو نہایت تفصیل سے ذکر کیا ہے اور نسلاً بعد نسل ان پر ہونے والے انعاموں کے اس تسلسل کا سبب یہ بتایا ہے کہ ان کی اولادیں نسلاً بعد نسل اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنے آپ کو ان کا قائم مقام بناتی چلی گئیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ متعدد انبیاء اور ان پر ایمان لانے والی قوموں کا نام بنام ذکر کرنے اور ان پر ہونے والے انعاموں کی طرف اشارہ کرنے کے بعد فرماتا ہے :-

"أُولَٰئِكَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ مِن ذُرِّيَّةِ آدَمَ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ وَمِن ذُرِّيَّةِ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْرَائِيلَ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا ۚ إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُ الرَّحْمَٰنِ خَرُّوا سُجَّدًا وَبُكِيًّا" (مریم آیت ۵۹)

(یہ سب کے سب وہ لوگ تھے جن پر خدا نے نبیوں میں سے انعام کیا تھا۔ ان نبیوں میں سے کچھ آدم کی اولاد تھے اور کچھ ان لوگوں کی اولاد تھے جن کو ہم نے نوح کے ساتھ کشتی میں بچایا اور ابراہیم اور یعقوب کی اولاد تھے اور ان لوگوں میں سے تھے جن کو ہم نے ہدایت دی اور اپنے لئے چن لیا۔ جب ان پر خدائے رحمان کا کلام پڑھا جاتا تھا تو وہ سجدہ کرتے ہوئے نیچے گر جاتے تھے۔)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام پر ایمان لانے والوں کی آئندہ نسلوں نیز حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت یعقوب علیہ السلام کی آئندہ نسلوں کا ذکر کر کے یہ بتایا ہے کہ ہم نے ان نبیوں پر ہی اپنے انعام نازل نہیں کئے بلکہ ان کی اولادوں اور ان پر ایمان لانے والوں کی اولادوں اور نسلوں پر بھی ہم انعام نازل کرتے چلے گئے اور اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کی نسلیں بھی انہی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اختیار کرتی چلی گئیں۔ گویا کہ ہر نئی نسل کے افراد اس امر کی کوشش کرتے چلے گئے کہ وہ اپنے آباء کا قائم مقام بنائیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ خدا تعالیٰ بھی انہیں ہدایت دے کر اپنے لئے منتخب کرتا رہا اور انہیں اپنے انعامات کا مورد بناتا رہا۔ اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ ہر نبی پر ایمان لانے والوں کی آئندہ نسلوں پر انعامات نازل ہونے کا سلسلہ اس وقت تک جاری رہا جب تک کہ وہ اپنے سے پہلی نسل کا صحیح معنوں میں جانشین اور قائم مقام بناتی رہیں۔ لیکن بعد میں جب ایسی نسل پیدا ہوئی جس میں اپنے آپ کو اپنے سے پیشروؤں کا قائم مقام بنانے کا جذبہ ماند پڑ گیا تو پھر انعامات الٰہیہ کا سلسلہ بھی منقطع ہو گیا۔ اور وہ رفتہ رفتہ پھر گمراہی کی طرف لوٹ گئے۔ چنانچہ فرماتا ہے :-

"فَخَلَفَ مِن بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ ۖ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا" (مریم - آیت ۶۰)

(پھر ان (انعام یافتہ نسلوں) کے بعد ایک ایسی نسل آئی جنہوں نے نماز کو ضائع کر دیا اور نفسانی خواہشات کے پیچھے پڑ گئے۔ پس وہ عنقریب گمراہی کے مقام تک پہنچ جائیں گے)

ان آیات میں یہی نکتہ بیان ہوا ہے کہ قومیں اس وقت تک ہی زندہ رہتی ہیں۔ جب تک ان کی نسلوں میں اپنے بزرگوں کے قائم مقام بننے کا جذبہ زندہ رہتا ہے۔ جب یہ جذبہ مر جاتا ہے تو قومیں بھی مر جاتی ہیں۔ قوموں کے عروج و زوال کی تاریخ فی الاصل اس نکتہ ہی کی عملی اور واقعاتی تشریح پر مشتمل ہے۔ ہمارے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دفعہ احمدی نوجوانوں سے خطاب کرتے ہوئے قوموں کی زندگی کا راز بیان کرتے ہوئے فرمایا تھا :-

"زندہ قوموں کی یہ علامت ہوا کرتی ہے کہ ان کے نوجوان اس کوشش میں لگے رہتے ہیں کہ وہ اپنے بڑوں کے قائم مقام بن جائیں۔ جس قوم میں یہ بات پیدا ہو جاتی ہے وہ کبھی نہیں مرتی۔ اور جس قوم میں یہ بات پیدا نہ ہو اس کو کوئی زندہ نہیں رکھ سکتا۔ خواہ کتنا ہی زور لگا لو وہ قوم ضرور مر کے رہے گی۔ لیکن جس قوم میں یہ خوبی موجود ہو کہ اس کے نوجوان ہمتوں والے ہوں۔ بلند ارادوں والے ہوں۔ صحیح کام کرنے والے ہوں تو وہ مرتی نہیں بلکہ بڑھتی چلی جاتی ہے اور خواہ کوئی بھی اسے مٹانا چاہے۔ مٹ نہیں سکتا ..... حقیقت یہ ہے کہ انسان تو مرتے چلے آئے ہیں اور مرتے چلے جائیں گے۔ قوموں کے زندہ رہنے والی بات یہ ہوتی ہے کہ ان کے اندر زندگی کی روح پائی جاتی ہے یا نہیں۔ اگر وہ کوئی مفید کام کرنا چاہتی ہیں تو ان کا فرض ہوتا ہے کہ وہ نیکیوں کا ایک تسلسل قائم کر دیں۔"

(مشعل راہ صفحہ ۴۷۰)

جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کی غرض سے قائم کیا ہے۔ جب تک یہ غرض پوری نہ ہو جائے یعنی اسلام پورے کرۂ ارض پر غالب نہ آ جائے احمدی نوجوانوں کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے اندر اپنے بڑوں کا صحیح معنوں میں قائم مقام بننے کے جذبہ کو ماند نہ پڑنے دیں۔ اگر یہ جذبہ زندہ ہے تو پھر دنیا کی کوئی طاقت انہیں مٹا نہیں سکتی۔ جو انہیں مٹانے کے درپے ہو گا۔ وہ خود حرفِ غلط کی طرح مٹے بغیر نہ رہے گا۔ خدا نے انہیں مٹنے کے لئے نہیں بلکہ دنیا کو مٹنے سے بچانے کے لئے پیدا کیا ہے ان کا اور جماعت احمدیہ کی آئندہ نسلوں کا اہم اور بنیادی فرض یہ ہے کہ وہ نیکی، تقویٰ اور خدمت انسانیت کے اس تسلسل کو جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ از سر نو قائم کیا گیا ہے۔ ٹوٹنے نہ دیں اسی میں جماعت احمدیہ کی زندگی اور کل جہان کی زندگی کا راز مضمر ہے۔

پھر اک لگن میں اڑے جا رہے ہیں پروانے

خرد کی راہ میں گم ہو گئے ہیں فرزانے
رہِ جنوں میں اڑے جا رہے ہیں دیوانے

دل و نظر میں ہیں حسنِ ازل کے پیمانے
یہ زندگی ہے تصور میں ہیں خدا جانے

ہلاکِ عشق ہوئے جا رہے تھے دیوانے
بچا لیا غمِ امروز و فکرِ فردا نے

وہ جن کے علم سے حقیقت بنے تھے افسانے
انہیں خرد نے ٹھکرا دیا ہے دنیا نے

یہ اہلِ فکر، یہ اہلِ نظر، یہ فرزانے
خرد کی کون سی منزل میں ہیں خدا جانے

نظر نظر میں شرارت، نفس نفس میں فساد
یہ دور کون سا لایا ہے آج دنیا نے

ہر ایک شیشہ ہے لبریز بادۂ پندار
تہی وفا سے ہی ہیں تمام پیمانے

پرانی قدریں زمانے سے مٹتی جاتی ہیں
نہ شمع بزم ہی باقی رہی نہ پروانے

مثالِ آئینہ حیرت ہے اہلِ منزل کو
یہی بہشت ہے جس کے بنے تھے پروانے؟

وہ جن پہ موت مسلط تھی عیش و غفلت کی
پھر ان کو زندگی بخشی مرے مسیحا نے

پھر اس کو یاد دلایا جفاکشی کا سبق
بھلا دیا تھا جسے عیش کوش دنیا نے

کشاں کشاں لئے جاتا ہے جذبۂ منزل
پھر اک لگن میں اڑے جا رہے ہیں پروانے

دلوں میں سوزِ محبت نظر میں نورِ حیا
عجیب رنگ میں ڈھلے ہوئے ہیں دیوانے

یہ ایک شمعِ حقیقت پہ مر مٹے ہیں سلیم
انہیں سناؤ نہ دیر و حرم کے افسانے

سلیم شاہجہانپوری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامی جنگوں کے اسباب

مکرم ملک منصور احمد صاحب عمر شاہد - ربوہ

تیسرا سبب۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسَاجِدُ يُذْكَرُ فِيهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيرًا ۗ وَلَيَنصُرَنَّ اللّٰهُ مَن يَنصُرُهُ ۗ إِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ ۝

(الحج۔ آیت ۴۱)

(یعنی) اور اگر اللہ ان (یعنی کفار) میں سے بعض کو بعض کے ذریعہ سے (شرارت سے) باز نہ رکھتا تو گرجے اور یہودیوں کی عبادت گاہیں اور مسجدیں جن میں اللہ کا کثرت سے نام لیا جاتا ہے برباد کر دی جاتیں اور اللہ یقیناً اس کی مدد کریگا جو (اس کے) دین کی مدد کرے گا (اللہ یقیناً بہت طاقتور (اور) غالب ہے۔

گویا کہ ہر مذہب کے عبادت خانوں کی حفاظت مقصود تھی۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کا نام دنیا سے اٹھ نہ جائے۔ اور مسجد حرام میں عبادت بجا لانے سے قریش مکہ کا روکنا بایں الفاظ مذکور ہے۔

وَمَا لَهُمْ أَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّونَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوا أَوْلِيَاءَهُ ۚ إِنْ أَوْلِيَاؤُهُ إِلَّا الْمُتَّقُونَ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ

(الانفال۔ آیت ۳۵)

(یعنی) اور ان کو کیا (استحقاق) حاصل ہے جس کی وجہ سے باوجود اس کے کہ وہ عزت والی مسجد (یعنی خانہ کعبہ) سے لوگوں کو روکتے ہیں۔ اللہ ان کو عذاب نہیں دے گا۔ اور وہ درحقیقت اس کے متولی نہیں۔ اس کے (حقیقی) متولی تو صرف متقی ہیں۔ لیکن ان (کفار) میں سے اکثر اس بات کو جانتے نہیں۔

چوتھا سبب۔ کفار اور مشرکین ملک میں فتنہ و فساد برپا کرتے۔ مذہبی دست اندازی سے کام لیتے اور نقض امن کا موجب بنتے تھے چنانچہ قیام امن اور فتنہ و فساد کے استیصال کی خاطر مسلمانوں کو جنگ کرنا پڑی۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

وَالَّذِينَ كَفَرُوا بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ إِلَّا تَفْعَلُوهُ تَكُن فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيرٌ ۝

(الانفال۔ آیت ۷۴)

(یعنی) اور جن لوگوں نے کفر کیا ہے وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ اگر تم (بھی) کچھ نہ کرو جس کا ہم نے حکم دیا ہے تو زمین میں بڑا فساد اور فتنہ پیدا ہو جائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے کس بات کا حکم دیا تھا۔ قیام امن کی خاطر دفاعی جنگ کا۔ ہندی زبان کے کثیر الاشاعت رسالہ "چاند" کے ایڈیٹر منشی کنہیا لال ایڈووکیٹ اپنے رسالہ میں لکھتے ہیں

"قرآن کریم دنیا کے لئے امن و اتحاد کا پیام ہے اصلاح اور صلاح کا ضابطہ ہے"

(پیام امن مصنفہ عبداللہ مہاجر)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ لِلّٰهِ ۖ فَإِنِ انتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ إِلَّا عَلَى الظَّالِمِينَ ۝

(البقرہ۔ آیت ۱۹۴)

نیز فرمایا:۔

وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ وَأَخْرِجُوهُم مِّنْ حَيْثُ أَخْرَجُوكُمْ ۚ وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۔

(البقرۃ آیت ۱۹۲)

(یعنی) اور تم ان سے اس وقت تک جنگ کرو کہ کوئی فتنہ باقی نہ رہے اور دین اللہ ہی کے لئے ہو جائے پھر اگر وہ باز آ جائیں تو (یاد رکھو کہ) ظالموں کے سوا کسی پر گرفت (جائز) نہیں۔

اور جہاں بھی ان (نا حق لڑنے والوں) کو پاؤ۔ انہیں قتل کرو۔ اور (تم بھی) انہیں اس جگہ سے نکال دو۔ جہاں سے انہوں نے تمہیں نکالا تھا۔ اور (یہ) فتنہ قتل سے (بھی) زیادہ (نقصان دہ) ہے۔

پانچواں سبب۔ مدینہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بالاتفاق ایک حاکم اور بادشاہ کی حیثیت بھی رکھتے تھے اور مدینہ کے یہودیوں نے مسلمانوں سے صلح و اتحاد کا معاہدہ کر رکھا تھا۔ اسکے باوجود انہوں نے نہ صرف مسلمانوں کے خلاف مدینہ پر حملہ آوروں کی مدد کی بلکہ سارے عرب میں مسلمانوں کے خلاف سازشوں میں حصہ لیا۔ اس لئے ان سیاسی مجرموں کو جو بد عہدی، دغا بازی اور بغاوت کے مرتکب ہوئے تھے سزا دینا ضروری تھا اسی طرح قریش مکہ نے صلح حدیبیہ کی خلاف ورزی کی۔ اسکے علاوہ بھی کفار اور مشرکین متعدد مواقع پر عہد شکنی کے مرتکب ہوئے اس دغا بازی اور عہد شکنی کی سزا کے طور پر ان سے جنگ کرنا پڑی چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

لَا يَرْقُبُونَ فِي مُؤْمِنٍ إِلًّا وَلَا ذِمَّةً ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُونَ ۝

(التوبہ آیت ۱۰)

نیز فرمایا:

وَإِن نَّكَثُوا أَيْمَانَهُم مِّن بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوا فِي دِينِكُمْ فَقَاتِلُوا أَئِمَّةَ الْكُفْرِ ۙ إِنَّهُمْ لَا أَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنتَهُونَ ۝ أَلَا تُقَاتِلُونَ قَوْمًا نَّكَثُوا أَيْمَانَهُمْ ۔

(التوبۃ۔ آیات ۱۲، ۱۳)

(یعنی کسی مومن کے بارہ میں بھی وہ رشتہ داری کا لحاظ نہیں کرتے اور نہ عہد و پیمان کا۔ اور وہ حد سے بڑھے ہوئے ہیں۔

اور اگر (یہ لوگ) اپنے عہد و پیمان کے بعد اپنی قسموں کو توڑ دیں اور تمہارے دین پر طعنہ کریں تو (ایسے) سرداران کفر سے لڑائی کرو۔ تاکہ وہ شرارتوں سے باز آ جائیں۔ کیونکہ ان کی قسموں کا کوئی اعتبار نہیں۔ (اے مومنو!) کیا تم ایسی قوم سے نہیں لڑو گے جنہوں نے اپنی قسمیں توڑ دیں

چھٹا سبب۔ مسلمانوں پر ظلم کر کے انہیں ان کے گھروں اور وطنوں سے ناحق نکالا گیا کہ انہوں نے یہ کہا تھا کہ ہمارا رب اللہ ہے۔ اس بناء پر بھی ان سے جنگ کرنا ناگزیر ہو گیا تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يُخْرِجُونَ الرَّسُولَ وَإِيَّاكُمْ ۙ أَن تُؤْمِنُوا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ

(الممتحنۃ آیت ۲)

نیز فرمایا:۔

الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِم بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا أَن يَقُولُوا رَبُّنَا اللّٰهُ ۔

(الحج۔ آیت ۴۱)

اور فرمایا:۔

وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ وَأَخْرِجُوهُم مِّنْ حَيْثُ أَخْرَجُوكُمْ ۚ وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ

(البقرۃ۔ آیت ۱۹۲)

(یعنی) وہ تم کو بھی اور رسول کو بھی صرف اس لئے کہ تم سب اللہ پر جو تمہارا رب ہے ایمان لائے ہو۔ (لڑنے کے لئے) گھروں سے نکالتے ہیں۔

(یہ وہ لوگ ہیں) جن کو ان کے گھروں سے صرف ان کے اتنا کہنے پر کہ اللہ ہمارا رب ہے بغیر کسی جائز وجہ کے نکالا گیا۔

اور جہاں بھی ان (نا حق لڑنے والوں) کو پاؤ انہیں قتل کرو۔ اور (تم بھی) انہیں اس جگہ سے نکال دو جہاں سے انہوں نے تمہیں نکالا تھا۔ اور (یہ) فتنہ قتل سے (بھی) زیادہ سخت (نقصان دہ) ہے

ساتواں سبب - مظلوم اور کمزور مسلمانوں کی خاطر ترغیب دلاتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے یوں مخاطب ہوا۔

وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا وَاجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ وَلِيًّا وَاجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ نَصِيرًا ۝

(النساء آیت ۷۶)

نیز فرمایا:-

وَإِنِ اسْتَنصَرُوكُمْ فِي الدِّينِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ إِلَّا عَلَىٰ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُم مِّيثَاقٌ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝

(الانفال - آیت ۷۳)

(یعنی) اور تمہیں کیا ہوگیا ہے - کہ تم اللہ کی ..... (راہ میں) ان کمزور مردوں اور عورتوں اور بچوں کی راہ میں جنگ نہیں کرتے - جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں اس بستی سے جس کے رہنے والے ظالم ہیں نکال - اور اپنی جناب سے ہمارا کوئی دوست بنا کر بھیج) اور اپنے حضور سے کسی کو ہمارا مددگار بنا کر کھڑا کر)

اور اگر وہ تم سے دین کے بارہ میں مدد مانگیں تو تم پر ان کی مدد کرنا فرض ہے مگر اس قوم کے خلاف نہیں کہ جن کے اور تمہارے درمیان کوئی عہد ہو اور اللہ تمہارے اعمال کو دیکھ رہا ہے۔

آٹھواں سبب - اسلام دین فطرت ہے۔ اسلئے نہ تو وہ یہ تعلیم دیتا ہے کہ ہر صورت میں گناہ اور جرم قابل مواخذہ ہے اور نہ وہ یہ سکھاتا ہے کہ کسی حالت میں بھی بدی کا مقابلہ نہیں کرنا چاہیئے بلکہ وہ افراط و تفریط کی راہوں کے درمیان جادہ مستقیم پر قائم ہے - چنانچہ فرمایا:-

وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۖ فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ ۚ

(الشوریٰ - آیت ۴۱)

(یعنی) بدی کا بدلہ اتنی ہی بدی ہوتی ہے - اور جو معاف کرے اور اصلاح کو مدنظر رکھے تو اس کو بدلہ دینا اللہ کے ذمے ہوتا ہے

اس اصل کے ماتحت جب تک صبر ضروری تھا تو مسلمانوں کو اس کی تلقین کی گئی - لیکن جب بدی کے مقابلہ کا وقت آیا تو تلوار کے مقابل پر تلوار میان سے نکالنے کا حکم ہوا۔ جیسا کہ فرمایا:-

وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ۝

(البقرۃ آیت ۱۹)

نیز فرمایا:-

وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَافَّةً كَمَا يُقَاتِلُونَكُمْ كَافَّةً ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ۝

(التوبۃ - آیت ۳۶)

(یعنی) اور اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے جنگ کرو - جو تم سے جنگ کرتے ہیں - اور (کسی پر) زیادتی نہ کرو - (اور یاد رکھو کہ) اللہ زیادتی کرنے والوں سے ہرگز محبت نہیں کرتا۔

اور تمام مشرکوں سے لڑو جس طرح کہ وہ سب کے سب تم سے لڑتے ہیں - اور یاد رکھو کہ اللہ متقیوں کے ساتھ ہے۔ قتال کے بدلہ میں قتال اور تلوار کے مقابل پر تلوار کی قرآنی تعلیم فطرت کے مطابق ہے چنانچہ مسٹر ہیم میور لکھتا ہے

"قرآن میں فطرت اور کائنات سے بہت سے دلائل اخذ کئے گئے ہیں"

(بحوالہ پیام آئین)

نواں سبب - ہر مذہبی جماعت میں منافقین کا وجود پایا جاتا ہے جو درپردہ اپنی جماعتوں کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ اس زمرہ منافقین نے مسلمانوں کو بھی سخت نقصان پہنچایا۔ اور اسلام کی مخالفت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا - یہ گروہ ایک طرف مسلمانوں سے دوستی کا دم بھرتا اور دوسری طرف اسلام کے مخالفین سے ساز باز رکھتا۔ مخالفین سے جنگوں کے حالات میں یہ امر ان لوگوں کے لئے خاص طور پر نقصان دہ ثابت ہوا۔ انہوں نے اپنے خطرناک منصوبوں کی تکمیل کے لئے مدینہ میں ایک علیحدہ مسجد تیار کر رکھی تھی جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں "مسجد ضرار" کا نام دیا ہے ان اندرونی دشمنوں کی سرکوبی کے لئے جنگ کرنا ناگزیر تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ۚ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝

(التوبۃ آیت ۷۳)

نیز فرمایا:-

لَّئِن لَّمْ يَنتَهِ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ وَالْمُرْجِفُونَ فِي الْمَدِينَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُونَكَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا ۝ مَّلْعُونِينَ ۖ أَيْنَمَا ثُقِفُوا أُخِذُوا وَقُتِّلُوا تَقْتِيلًا ۝

(الاحزاب - آیات ۶۱-۶۲)

یعنی - اے نبی! کفار اور منافقوں سے جہاد کرو۔ اور ان کا انتظام کرکے ان پر سختی (سے حملہ) کرو۔ ان کا ٹھکانا جہنم ہے - اور وہ (رہنے کے لحاظ سے) بہت بری جگہ ہے

اگر منافق مرد اور وہ لوگ جن کے دلوں میں مرض ہے اور وہ لوگ جو مدینہ میں جھوٹی افواہیں پھیلاتے پھرتے ہیں باز نہ آئیں گے تو ہم تجھے ان لوگوں کے خلاف (ایک دن) کھڑا کر دیں گے۔ پھر وہ تیرے پاس اس شہر میں بہت تھوڑی مدت تک ہمسائیگی میں بسر کریں گے وہ جہاں کہیں بھی ہمارے قابو میں آئیں چاہیئے کہ پکڑے جائیں اور قتل کر دئے جائیں کیونکہ وہ خدا کی رحمت سے محروم کر دئے گئے ہیں

دسواں سبب - اسلامی جنگیں دراصل اللہ تعالیٰ کا ایک عذاب تھا جو کفار اور مشرکین پر اس وجہ سے نازل ہوا۔ کہ انہوں نے حق کی مخالفت کی۔ فتنہ و فساد کی آگ کو بھڑکایا اور مذہبی آزادی کو ختم کیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مظلوم مسلمانوں کے ہاتھوں ظالموں کو سزا دلوائی۔ جیسا کہ فرمایا

قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللَّهُ بِأَيْدِيكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ

(التوبہ آیت ۱۴)

نیز فرمایا:-

فَلَمْ تَقْتُلُوهُمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ قَتَلَهُمْ ۚ وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ ۚ (الانفال آیت ۱۸)

(یعنی) ان سے لڑو - اللہ ان کو تمہارے ہاتھوں سے عذاب دلوائے گا - اور ان کو رسوا کرے گا - اور تمہیں ان پر غلبہ دے گا - اور اس (ذریعہ) سے مومن قوم کے دلوں کو وسوسہ اور خوف سے نجات دے گا۔

پس (یاد رکھو کہ) ان کافروں کو تم نے نہیں مارا تھا بلکہ ان کو اللہ تعالیٰ نے مارا تھا۔ اور جب تو نے (غزوہ بدر کے موقعہ پر) پتھر پھینکے تھے تو تو نے نہیں پھینکے تھے۔ بلکہ اللہ نے پھینکے تھے۔

یہ تھے قرآن کریم کی رو سے اسلامی جنگوں کے اسباب

تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ

جبر کے الزام کی تردید

بعض مستشرقین نے اسلامی جنگوں کو جارحانہ قرار دیا ہے اور یہ الزام لگایا ہے کہ یہ جنگیں محض لوگوں کو جبراً مسلمان بنانے کی خاطر لڑی گئی تھیں۔ اور اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے چنانچہ ڈوزی کہتا ہے کہ:

"محمد کے جرنیل ایک ہاتھ میں تلوار اور دوسرے میں قرآن لے کر تلقین کرتے تھے"

اور میزان الحق کے مصنف پادری فنڈر نے نبی معصوم پر یوں الزام تراشا کہ:

"اب حضرت محمد تیرہ سال تک نرمی و مہربانی کے وسیلے سے اپنے دین کی اشاعت میں کوشش کر چکے تھے۔ ..... بلکہ اب سے آنحضرت "النبی بالسیف" کہلاتے یعنی تیغ زن نبی بن گئے - اور اس وقت سے اسلام کی مضبوط ترین و کارگر دلیل تلوار کو ٹھہرایا گیا ہو"

(میزان الحق ص ۳۶۷)

کفار کے مظالم اور مسلمانوں کے صبر و استقلال کی ایک المناک اور دردناک داستان سننے کے بعد کوئی معمولی سے معمولی انصاف پسند اور ادنیٰ سا بھی عقل و بصیرت رکھنے والا شخص بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جنگوں کو جارحانہ قرار نہیں دے سکتا جن حالات میں مسلمانوں کو جنگ کرنے کی اجازت دی گئی تھی اُس کا کسی قدر نقشہ کھینچا گیا ہے۔ آئیے اب اسلامی جنگوں کا کسی قدر تجزیہ کرنے کے ساتھ اس اعتراض کا جواب دیا جائے کہ اسلامی جنگیں جارحانہ تھیں اور اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے (باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

ایفائے عہد کرنے والے مخلصین کی ایک اور فہرست

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے اس واضح ارشاد کے بعد کہ :-
"جن کے ذمہ بقائے ہیں وہ اپنے بقائے زیادہ سے زیادہ ۲۰ دسمبر ۱۹۷۳ء سے پہلے پہلے بہر حال ادا کر دیں"۔
وعدہ کنندگان کو اپنے وعدے صدقِ دل سے پورے کرنے کی طرف بہت توجہ پیدا ہوئی ہے اور وہ وعدے ایفا کر رہے ہیں ذیل میں صدقِ دل سے ادائیگی کرنے والے مخلصین کی ایک اور فہرست دعا اور ریکارڈ کی غرض سے شائع کی جا رہی ہے۔ (جزاہم اللہ احسن الجزاء)
(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

نمبر شمار	نام	رقم
۱۱۲۲	مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ڈیرہ غازی خان	۵۰۰/-
۱۱۲۳	" چوہدری محمد ابراہیم ۔ محمد اسماعیل صاحبان ۔ دارالصدر جنوبی ۔ ربوہ	۵۰۰/-
۱۱۲۴	" چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول دارالرحمت شرقی ۔ ربوہ	۵۰۰/-
۱۱۲۵	" محمد اقبال صاحب قریشی سٹیلائیٹ ٹاؤن راولپنڈی	۵۰۰/-
۱۱۲۶	" میاں عبد اللطیف ۔ میاں عبد الکریم صاحبان شاہ کوٹ	۵۰۰/-
۱۱۲۷	" پیر شریف احمد صاحب ایڈووکیٹ سانگلہ	۵۱۰/-
۱۱۲۸	" چوہدری نور محمد ۔ عطاء اللہ ۔ ضیاء اللہ صاحبان چونڈہ کلاتھ شاپ ڈسکہ (سیالکوٹ)	۵۰۰/-
۱۱۲۹	" غلام مصطفےٰ صاحب صادق دارالصدر غربی ۔ ربوہ	۵۰۰/-
۱۱۳۰	" ارشاد احمد صاحب ایڈووکیٹ بلال گنج لاہور	۵۰۰/-
۱۱۳۱	چوہدری سلطان احمد صاحب بسرا چک نمبر ۹۹ شمالی سرگودہا	۵۰۰/-
۱۱۳۲	" میاں عبد الرحمٰن صاحب کاکڑ روڈ پشاور	۵۰۰/-
۱۱۳۳	محترمہ صاحبزادی امۃ العزیز صاحبہ بیگم صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب	۵۰۰/-
۱۱۳۴	" " منجانب حضرت خلیفۃ المسیح ثانی رضی اللہ عنہ	۵۰۰/-
۱۱۳۵	" منجانب حضرت سیدہ ام ناصر صاحبہ رضی اللہ عنہا	۵۰۰/-
۱۱۳۶	مکرم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی فضل عمر ہسپتال ربوہ	۵۰۰/-
۱۱۳۷	محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی " "	۵۰۰/-
۱۱۳۸	مکرم حافظ عبد الکریم صاحب معہ اہل و عیال ۔ خوشاب	۵۰۰/-
۱۱۳۹	" چوہدری نعمت اللہ صاحب جاوید چک ۹۸ شمالی سرگودہا	۵۰۰/-
۱۱۴۰	" چوہدری فضل احمد صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ	۵۰۰/-
۱۱۴۱	" میر سعید احمد صاحب ناصر ہاؤسنگ سوسائٹی ۔ کراچی	۵۰۰/-
۱۱۴۲	" چوہدری مقصود احمد صاحب کرتو ضلع شیخوپورہ	۵۰۰/-
۱۱۴۳	" چوہدری نذیر احمد صاحب " "	۵۰۰/-
۱۱۴۴	" مشتاق احمد صاحب خالد دارالعلوم غربی ۔ ربوہ	۵۰۰/-
۱۱۴۵	" چوہدری مبارک احمد ساہی چک نمبر ۸۸ ج ب ضلع لائل پور	۵۰۵/-
۱۱۴۶	" چوہدری ذکاء اللہ صاحب ساہی " "	۵۰۰/-
۱۱۴۷	" چوہدری عبد الکریم صاحب اسلام آباد	۵۰۰/-
۱۱۴۸	محترمہ خورشید بیگم صاحبہ مارٹن روڈ کراچی	۵۰۰/-
۱۱۴۹	مکرم مرزا عبد الرزاق صاحب مارٹن روڈ ۔ کراچی	۵۰۰/-

وقفِ جدید کا آمد کا سال ختم ہو رہا ہے

صرف ۲۰ دن باقی رہ گئے ہیں!

(۱) کیا آپ اپنا چندہ ادا فرما چکے ہیں؟

(۲) کیا آپ کی جماعت اپنا وعدہ پورا کر چکی ہے؟

نتیجہ امتحان وظیفہ اطفال ۱۹۷۳ء

اوّل : عبد الفضل ظفر ۔ ربوہ

دوم : ہدایت اللہ محمد آباد اسٹیٹ

نوٹ :- اوّل انعام : ۱۰/- روپے ماہوار برائے ایک سال

دوم انعام : ۵/- " " "

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواستہائے دعا

مکرم ملک محمد شفیع صاحب نوشہروی جو تحریک جدید کے مالی میدان میں اولین مجاہدین میں سے ہیں اور آج کل پیرانہ سالی کے دور میں ہیں۔ تحریر فرماتے ہیں :-
"ایک عزیز نے از خود یکصد روپے اپنی شادی کی خوشی کی تقریب پر بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیئے۔ وصول ہونے پر دل میں چند ایک ضروریات کا خیال آیا مگر تھوڑے سے عرصہ کے بعد فوراً دل نے کہا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہے بہتر ہے کہ امامی کے حضور ہی پیش کر دیا جائے"۔
اس نیک خیال پر محترم ملک صاحب نے یکصد روپے اپنے سابقہ وعدہ تقدیر ۵۰/- روپے کے علاوہ گویا کل ۱۵۰/- روپے تحریک جدید کو بھجوا دیئے ہیں۔ فجزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء
قارئین کرام سے محترم ملک صاحب کے لئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں سعادت دارین سے نوازے اور جماعت کی نئی نسل میں بھی اسی طرح بلکہ اس سے بھی بڑھ کر انفاق فی سبیل اللہ کا جذبہ پیدا کرے۔ (آمین) (وکیل المال اول ۔ تحریک جدید)

(۳) خاکسار کے والد محترم مولوی نور محمد صاحب اور بیر بشیر سابق امیر جماعت احمدیہ علی پور ضلع مظفر گڑھ ۔ کافی عرصہ سے صاحب فراش چلے آ رہے ہیں۔ بہت زیادہ کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و کرم سے انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ (آمین)
(عبد السمیع ۔ علی پور ۔ ضلع مظفر گڑھ)

آپ کے دانت قیمتی موتی ہیں ان کی حفاظت کیجئے!

اگر پائیوریا (مسوڑھوں) کی تکلیف ہو تو **پائیوریا کیور**

اور اگر کیریز (گھن) کی تکلیف ہو تو **کیریز کیور**

استعمال کریں ۔ فی ڈبی ۱۲/- ۔ ڈبل ۲۰/۱۱ ۔ دانتوں کے متعلق مفید لٹریچر مفت منگوائیں

کیور یو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) لاہور ۔ کراچی

سول ایجنٹ : ڈاکٹر راشد ہومیو ٹائم کمپنی ۔ ربوہ ۔ ٹیلیفون نمبر ۱۰۶

سہراب

پاکستان کا مایہ ناز اور واحد سائیکل

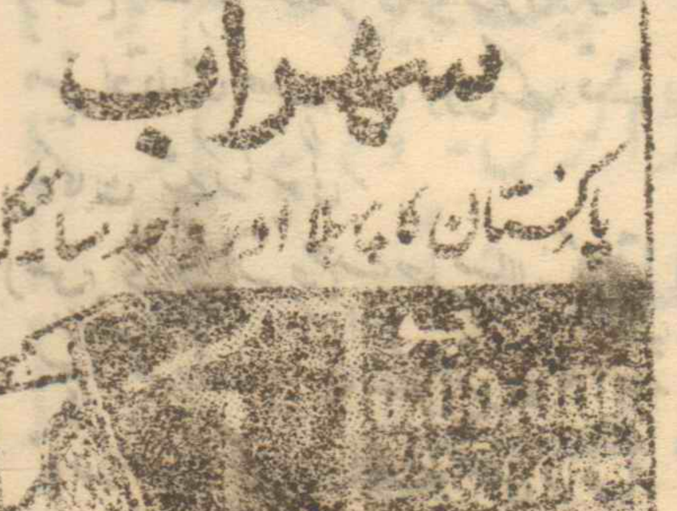

پاکستان کا بہترین سائیکل سہراب سائیکل

شفائے اطفال پارہ

فی پیکٹ ۵/- مع محصول ڈاک ۲/-

۳ درجن سے زائد پر ڈاک خرچ معاف

عالمی شہرت کا حامل ۔ ۵ سے ۱۰ منٹ میں غائب کرنے والی عجیب دوا ۔ پیکٹوں کی ہدایات کا تفصیلی لٹریچر مفت طلب کیجئے۔

شاہ محمود ۔ رحمت بازار (برانچ گولبازار) ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صدر الافاضل مولانا مفتی محمد نعیم الدین صاحب

تحریفِ قرآن؟ یا سہوِ کتابت؟

(۱) "یا ایھا الذین امنوا لا تتخذوا بطالۃ من دونکم لا یاتونکم خبالاً" (مجموعہ افاضاتِ صدر الافاضل صفحہ ۹۱ - از صدر الافاضل مولانا مفتی محمد نعیم الدین - ناشر: ادارہ نعیمیہ رضویہ سوادِ اعظم - لاہور)

اصل آیت: "یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا یَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا" (آلِ عمران - ۱۱۹)

(۲) "للرجال نصیبا مما ترک الوالدان مالاقربون والنساء نصیب مما ترک الوالدان والاقربون" (افاضات صدر الافاضل صفحہ ۲۰۸)

اصل آیت: "لِلرِّجَالِ نَصِیْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ وَلِلنِّسَآءِ نَصِیْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ" (سورۃ النساء: ۸)

(۳) "ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربھم یرزقون فرحین بما اقام اللہ من فضلہ" (افاضات صدر الافاضل - ص ۲۱۶)

اصل آیت: "وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ یُرْزَقُوْنَ فَرِحِیْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ" (آلِ عمران - ۱۷۰، ۱۷۱)

(۴) "قل شغفها حبا ان لنراها فی ضلال مبین" (افاضاتِ صدر الافاضل - ص ۲۱۶)

اصل آیت: "قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا اِنَّا لَنَرٰىهَا فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ" (یوسف: ۳۱)

ضروری اعلان بسلسلہ مشاورت

مجلس مشاورت منعقدہ مارچ ۱۹۷۳ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ فیصلہ فرمایا تھا کہ:-

"بعض دوستوں کے علم میں ایسے صائب الرائے دوست ہوں جو اگرچہ کسی چھوٹی سی جماعت سے تعلق رکھتے ہیں لیکن مشاورت میں خلیفہ وقت کو زیادہ اچھا مشورہ دے سکتے ہیں وہ مشاورت سے تین ماہ پہلے ان کے نام مجھے لکھ دیا کریں میں ان کے متعلق جماعتوں سے مشورہ کر کے فیصلہ کیا کروں گا۔"

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس فیصلہ کی روشنی میں مناسب دوستوں کے نام آخر دسمبر تک حضور کی خدمت میں بھجوا کر ممنون فرماویں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

نقشہ فرودگاہ مہمانان جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے مہمانوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ جلسہ کے ایام میں اسی جگہ قیام فرماویں جو ان کے لئے مقرر کی گئی ہے۔ امراء صاحبان جماعت ہائے احمدیہ سے بھی گزارش ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعت کو بار بار اس امر کی تلقین فرماتے رہیں۔

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر قیامگاہوں کا نقشہ ذیل میں دیا جا رہا ہے۔ جلسہ سالانہ سے متعلق تمام مرکزی دفاتر مثلاً مکانات - روشنی - صفائی اور پرچی خوراک وغیرہ ایک ہی جگہ پر دفتر افسر جلسہ سالانہ کے ساتھ ہی ہوں گے۔

خیمہ جات اس سال خلافت لائبریری کے پیچھے دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے ملحقہ میدان میں ہوں گے۔

نمبر شمار	قیام گاہ	نام جماعت
(۱)	جامعہ احمدیہ	سرگودھا شہر و ضلع
(۲)	ہوسٹل جامعہ احمدیہ	پرائیوٹ قیام گاہ
(۳)	تعلیم الاسلام کالج پرانی عمارت	لاہور شہر و ضلع - کیمبلپور شہر و ضلع ہزارہ - بہاولپور ڈویژن - شیخوپورہ شہر و ضلع
(۴)	فضل عمر ہوسٹل	پرائیویٹ قیام گاہ
(۵)	تعلیم الاسلام ہائی سکول	ساہیوال شہر و ضلع - جہلم شہر و ضلع - خیرپور ڈویژن حیدرآباد ڈویژن - ملتان شہر و ضلع
(۶)	طبیہ کالج (سابق ریسرچ انسٹیٹیوٹ)	مظفرگڑھ شہر و ضلع - میانوالی شہر و ضلع - آزاد کشمیر
(۷)	بشیر ہال (تعلیم الاسلام ہائی سکول)	گجرات شہر و ضلع -
(۸)	بورڈنگ ہاؤس	گوجرانوالہ شہر و ضلع - ڈیرہ غازیخان شہر و ضلع
(۹)	ایوان محمود	سیالکوٹ شہر و ضلع
(۱۰)	دار الضیافت	کوئٹہ قلات ڈویژن - کراچی ڈویژن - راولپنڈی شہر و ضلع
(۱۱)	دفتر مجلس انصار اللہ مرکزیہ	پشاور ڈویژن ڈیرہ اسمٰعیل خان ڈویژن - افغانستان
(۱۲)	تعلیم الاسلام کالج نئی عمارت	جھنگ شہر و ضلع - لائلپور شہر و ضلع -

(ناظم اشاعت جلسہ سالانہ)

ضروری اعلان

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر دوکان لگانے کے خواہشمند احباب حسب ذیل کوائف کے ساتھ اپنی درخواست مقامی صدر صاحب و نظارت امور عامہ کی تصدیق کے ساتھ ناظم بازار کے نام مورخہ ۱۵ فتح ۱۳۵۲ہش (۱۵ دسمبر ۱۹۷۳ء) تک بھجوا دیں۔

(۱) نام مالک دوکان معہ معاون جو اس کی غیر موجودگی میں دکان پر بیٹھے گا۔

(۲) جملہ سامان جو دوکان پر فروخت کرنا چاہتے ہیں۔

(۳) نرخ نامہ اشیاء مکمل۔

نوٹ:- (الف) سگرٹ فروخت کرنے کی ہرگز اجازت نہ ہوگی، نہ کسی شخص کو اپنی دکان پر سگرٹ پینے دیں گے۔

(ب) پٹاخے۔ گیس کے غبارے اور اس قسم کی دوسری اشیاء کے فروخت کی اجازت نہ ہوگی۔

(ج) کوئی شخص اپنی دوکان پر لاؤڈ سپیکر استعمال نہیں کرے گا۔

(د) نظام سلسلہ کی پابندی کرنا نیز اوقات جلسہ و نمازوں کے وقت دکان بند کرنا ہوگی۔

(س) جناب افسر صاحب جلسہ سالانہ کو حق ہوگا کہ وہ کسی وجہ بتائے بغیر کسی کا اجازت نامہ منسوخ کر دیں۔ ایسے شخص کو فوراً دوکان بند کرنا ہوگی۔

(ص) ٹاؤن کمیٹی ربوہ کے تمام قوانین کی پابندی بہر حال ضروری ہوگی۔ (ناظم بازار جلسہ سالانہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل - ۵۲۵۴